



سوال

اس قصیدہ میں شرکیہ الفاظ ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی قابل احترام مجلس سے گزارش ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد فرمائیں کیونکہ یہ قصیدہ قرآن پاک پڑھنے کے بعد پڑھا جاتا ہے اس لئے بھی میں آپ سے اس کے متعلق بطور خاص فتویٰ معلوم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں کسی نے مجھے تسلی بخش جواب نہیں دیا کہ شرعی طور پر یہ دعا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) ختم قرآن کے وقت کوئی شعر پڑھنا جائز نہیں نہ آپ کا ارسال کردہ قصیدہ نہ کوئی اور اشعار کیونکہ ایسی کوئی چیز جناب نبی ﷺ یا خلفائے راشدین سے ثابت نہیں۔ بلکہ یہ تولد بجا بدعت ہے اور یہ ثابت ہے کہ آپ a نے فرمایا:

(من أهدى في أمرنا هداهما ليس منه فتور)

”جس نے ہمارے اس کام (دین) میں ایسی چیز لے جاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

(۲) ختم قرآن کے بعد دعا کے متعلق اس سے پہلے ہماری طرف سے فتویٰ نمبر (۵۰۴۲) جاری ہو چکا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ: ”ختم قرآن کے موقع پر پڑھنے کے لئے جو دعا شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی طرف مَنسوب ہے ہماری معلومات کے مطابق ان کی طرف اس کی نسبت کرنا درست نہیں اور نہ ہمیں ان کی طرف سے اس کی کوئی تشریح ملی ہو، لیکن اس کی نسبت امام ابن تیمیہ اکی طرف ویسے ہی مشہور ہو گئی ہے اور اگر کوئی شخص اور دعائیں مانگے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ اس موقع پر پڑھنے کیلئے کسی متعین دعا کے کے تعیین کی کوئی دلیل نہیں۔“

(۳) آپ کے ارسال کردہ قصیدہ میں غیر اللہ سے فریاد بھی کی گئی ہے اور ایسے کاموں میں غیر اللہ سے مدد بھی مانگی گئی ہے جو صرف اللہ ہی کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس میں ایسے امور میں غیر اللہ کا سہارا لیا گیا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ مثلاً اس میں یہ شعر ہیں:

بکت انتم و بکت التوتل یا نجا انتا یف یا معطر

ہم آپ سے فریاد کرتے ہیں اور آپ ہی کا وسیلہ پکڑتے ہیں۔ اے خوف زدہ کے لے پناہ گاہ اے جائے حفاظت!

یا غرورہ! تو تھی ویلا مادی لہذا اللہ اندو یا عیادی

اے مضبوط حلقے! اے میری جائے پناہ ان مصیبتوں کے مقابلے میں اے مجھے پناہ دینے والے

الْفَحْمُ الْفَحْمُ بِالْأَعْيُنِ مَنْ لَمْ يَحْمِلْ الْعَمَلِ وَرَأَى

میری یاد رسی جلد کھجے جلد کھجے اے وہ ذات جس کی وراثت ہر بلندی ہے۔

اسی طرح اس میں یہ بھی کہا گیا ہے :

يَا أَحْمَدُ التَّجَانُّنِي يَا عَيْشَةَ الْقُطُوبِ قَامَسِي مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ كُرُوبٍ

اے احمد تجانی! اے دلوں کی بارش! آپ دیکھ نہیں رہے ہم کن مصیبتوں میں مبتلا ہیں؟

یہ سب چیزیں شرک اکبر کی مختلف اقسام ہیں اور جو شخص شرک اکبر کا ارتکاب کرتے ہوئے مر جاتا ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے علاوہ اس قصیدہ میں بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جو بدعت ہیں مثلاً نبیؐ کے مقام و مرتبے کا یا کسی دوسرے نیک یا بد انسان کا وسیلہ پکڑنا۔ لہذا تو یہ کھجے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کھجے۔ کیونکہ اس کا ارشاد ہے :

وَأَنِّي لَنَفَّارٌ لَّنْ تَابٍ وَأَمِنْ وَعَمِلْ صَالِحًا ثُمَّ ابْتَهِئْ ۖ ۲۲ ... ط

”بلاشبہ میں اس شخص کو بہت معاف کرنے والا ہوں جو توبہ کرے ایمان لائے نیک کام کرے اور پھر ہدایت پر کاربند رہے۔“

اور یہ بھی فرمایا :

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ تَأْتِي ۖ ۲۸ يَنْصَاعِفْ لَهُ الْعَذَابُ لِمَا أَلْفِيَا مَنَافِي ۖ ۲۹ إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمِنْ وَعَمِلْ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ

يَبْدُلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ خَيْرَاتٍ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ ۷۰ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلْ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۖ ۷۱ ... الفرقان

”اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کے قتل کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر حق پر۔ اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو ان افعال قبیحہ کا مرتکب ہو گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہو گا اور وہ وہاں ہمیشہ رسوائی کے ساتھ رہے گا مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور عمل نیک کیا ان لوگوں کی برائیوں کو بھی اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے توبہ بے شک وہ (توبہ کر کے نیک کام کرنے والا) اللہ تعالیٰ کے حضور (صحیح) توبہ کرتا ہے۔“

(۴) احمد تجانی اور اس کے طریقہ پر کاربند اس کے پیر و کار غلو کفر گمراہی اور غیر شرعی بدعتوں میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ مجلس افتاء نے ان کی بدعتوں اور گمراہیوں کے متعلق پہلے بھی بیان کیا ہے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے فائدہ دے گا اور اس سے آپ کو سمجھ آ جائے گی کہ نجات یافتہ فرقہ یعنی اہل سنت والجماعت کا طریقہ کون سا ہے؟ جس کی صفات رسول اللہؐ کے اس فرمان میں بیان ہوئی ہیں :

اسْتَفَرَّتْ رَأْسِي عَلَى غُلَابٍ وَبَيْنَ فَرْقَةٍ مِّنَ النَّارِ وَالْوَاحِدَةُ قُلْتُ مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا تَأْتِيهِ وَأُضْهِبِي

”میری امت ہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا ”اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا : جو ایسے طریقے پر ہوں جیسے



طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔“
حداما عندی والندرا علم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ